مجرد وضعی قانون کے مطابق فیصلہ یا ان کا نفاذ، جید علماء امت کی نظر میں

خالصتاً وضعی قانون کے مطابق فیصلہ یا ان کا نفاذ، علماء امت کی نظر

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد !

اہل سنت کا موقف ہے ہے یہ کہ مجرد وضعی قانون کے مطابق فیصلہ یا اس کا نفاذ خارج عن الملۃ نہیں ہے الا یہ کہ اس کے ساتھ استحلال قلبی یا انکار بھی

ہو۔جبکہ خوارج اس قانون سے بالکل بے بہرہ اور بے پرواہ نظر آتے ہیں ۔ آئے دور حاضر کے جید علماء کے دلائل سے بات کو سمجھتے ہیں ؛

◀️ علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ن الکفر کالفسق

ٔ

“وخلاصة الکلام : لا بد من معرفة ا
والظلم ینقسم الی قسمین : کفر وفسق وظلم یخرج من الملة وکل ذلک یعود الی الاستحلال القلبی وآخر لا یخرج من الملة یعود الی الاستحلال العملی.“

“ہماری اس طویل بحث کا خلاصہ کلام کچھ یوں
ہے کہ یہ جان لینا چاہیے کہ کفر بھی ظلم اور فسق کی مانند دو طرح کا ہے۔ ایک کفر‘ ظلم اور فسق و فجور تو وہ ہے جو ملت اسلامیہ سے نکل جانے کا باعث بنتـا ہے اور یہ وہ قسـم ہے جـس میں کـوئی شخـص اسے دل سے حلال سمجھتے ہوئے اس کا ارتکاب کرے اور دوسرا کفر‘ ظلم یا فسق وہ ہے جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا اور یہ وہ قسم ہے جس کا مرتکب عملی طور پر اس کفر‘ ظلم یا فسق والے عمل کو حلال سمجھ رہا ہو یعنیدلی طور پر وہ اسے حرام اور گناہ ہی سمجھ رہا ہوتا ہے۔ “

(التحذیر من فتنة التکفیر : ص ٩‘ ١٠)

◀️ سعودی عرب کے سابقہ مفتی اعظم شیخ بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

“فقد اطلعت علی الجواب المفید الذی تفضل بہ صاحب الفضیلة الشیخ محمد ناصر الدین الا ٔلبانی وفقہ اللہ المنشور فی صحیفة المسلمون الذی أجاب بہ فضیلتہ من سألہ عن “ تکفیر من حکم بغیر ما أنزل اللہ من غیر تفصیل“ ...

وقد أوضح أن الکفر کفران : أکبر وأصغر کما أن الظلـم ظلمـان وھکـذا الفسـق فسـقان : أکـبر وأصغر.

فمن استحل الحکم بغیر ما أنزل اللہ أو الزنی

أو الربا أو غيرهما من المحرمات المجمع على تحريمها فقد كفر كفرا أكبر وظلم ظلما أكبر وفسق فسقا أكبر : ومن فعلها بدون استحلال كان كفره كفرا أصغر وظلمه ظلما أصغر.”

”میں تکفیر کے مسئلے میں اس جواب سے مطلع ہوا جسے علامہ البانی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور وہ ‘المسلمون’ نامی اخبار میں نشر ہوا ہے ، اپنے اس فتوی میں انہوں نے ’ بغیر کسی تفصیل کے اس شخص کی تکفیر کی ہے جس نے اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کیا ہو’ کے بارے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے …

شیخ البانی نے یہ واضح کیا ہے کہ کفر دو قسم کا ہے : ایک کفر اکبر اور دوسرا کفر اصغر جیسا کہ ظلم اور فسق و فجور بھی دو قسم کا ہے۔ ایک ظلم اکبر اور دوسرا ظلم اصغر ، اسی طرح ایک فسق اکبر اوردوسرا فسق اصغر ہے

جس نے اللہ کی نازل کردہ شریعت کے بغیر فیصلہ کرنے کو جائز اور حلال سمجھا یا زنا یا سود یا ان کے علاوہ مجمع علیہ حرام شدہ امور میں سے کسی امر کو حلال سمجھا تو اس کا کفر تو کفر اکبر ہے یا اس کا ظلم تو ظلم اکبر اور اس کا فسق تو فسق اکبر ہے۔ اور جس نے اللہ کی نازل کردہ شریعت کو حلال جانے بغیر اس کے خلاف فیصلہ دیا تو اس کا کفر تو کفر اصغر ہے اور اس کا ظلم بھی ظلم اصغر ہے۔”

(التحذير من فتنة التكفير : ص ١٣ ، ١٤)

بعض لوگوں کو شیخ بن باز رحمہ اللہ کے ایک فتوی سے یہ غلط فہمی لاحق ہوئی کہ وہ وضعی قوانین کے مطابق فیصلوں کو مطلق طور پر کفر سمجھتے تھے حالانکہ شیخ کا یہ فتوی بھی ان کے مذکورہ بالا فتاوی ہی کا ایک بیان ہے۔

◄ شیخ بن باز رحمہ اللہ نے ایک جگہ فرمایا ہے :

” وكل دولة لا تحكم بشرع الله ولا تنصاع لحكم الله

ولا ترضاہ فھی دولة جاھلیة کافرة ظالمة فاسقة بنص هذة الآیات المحکمات”

” ہر ریاست جو اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرتی ہو اور اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرتی ہو اور اللہ کے حکم پرراضی نہ ہو تو وہ مذکورہ بالا محکم آیات کی روشنی میں جاہل ‘ کافر ‘ ظالم اور فاسق ریاست ہے ۔”

(المفصل فی شرح آیت الولاء والبراء : ص ۲۸۸)

اس فتوی میں ‘ترضاہ‘ کے الفاظ اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ شیخ بن باز رحمہ اللہ اس مسلمان ریاست کی تکفیر کرتے ہیں جو غیر اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کو جائز اور حلال سمجھتی ہو اور یہی بات جمہور سلفی علماء بھی کہتے ہیں۔

شیخ بن باز رحمہ اللہ کے جلیل القدر تلامذہ نے بھی ان کی طرف اسی موقف کی نسبت کی ہے جسے ہم ان کے حوالے سے بیان کر رہے ہیں ۔

◄ شیخ عبد اللہ بن عبد العزیز جبرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”فقد ذهب بعض أهل العلم الى أن مجرد تحکیم قانون أو نظام عام مخالف لشرع اللہ تعالی کفر مخرج من إلملة ولو لم یصحبہ إعتقاد إن هذا القانون أفضل من شرع اللہ أو مثلہ أو یجوز الحکم بہ …وقد رجح شیخای الشیخ عبد العزیز بن باز والشیخ ابن عثیمین رحمهما اللہ القول الأول؛

وهو أن الحکم بغیر ما أنزل اللہ لا یکون کفرا مخرجا من إلملة مطلقا حتی یصحبہ اعتقاد جواز إلحکم بہ أو أنہ أفضل من حکم اللہ أو مثلہ أو أی مکفر آخر.”

” بعض اہل علم کا دوسرا قول یہ ہے کہ مجرد کسی خلاف شرع وضعی قانون یا نظام عام سے فیصلہ کرنا ایسا کفر ہے جو ملت اسلامیہ سے اخراج کا باعث ہے اگرچہ

اس شخص کا یہ اعتقاد نہ بھی ہو کہ وضعی قانون اللہ کی شریعت سے افضل یا اس کے برابر ہے یا اس سے فیصلہ کرنا جائز ہے … ہمارے دونوں مشائخ کرام ‘ شیخ بن باز اور شیخ بن عثیمین رحمہما اللہ نے اس مسئلہ میں پہلے قول کو ترجیح دی ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ ؛ مطلق طور پر اللہ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرنا ایسا کفر نہیں ہے جو ملت اسلامیہ سے اخراج کا باعث ہو حتی کہ وہ فیصلہ کرنے والا شخص غیر اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کو جائز سمجھتا ہو یا شریعت سے افضل یا اسے بہتر سمجھتا ہو یا اس قسم کا کوئی کفریہ سبب پایا جاتا ہو”

(تسهيل العقيدة السلامية : ص ٢٤٢-٢٤٣)

◄ شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”والذی فهم من کلام الشیخین : أن الکفر لمن استحل ذلک وأما من حکم به علی أنه معصیة مخالفة : فهذا لیس بکافر لأنه لم یستحله لکن قد یکون خوفا أو عجزا أو ما أشبه ذلک.”

”شیخین یعنی شیخ بن باز اور علامہ ألبانی کے کلام سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے حاکم کا حقیقی کفر اس صورت میں واقع ہوگا جب وہ اپنے اس فعل کو بالکل جائز سمجھتا ہو جبکہ جو حاکم غیر اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرے اور اس کو معصیت یا دین کی مخالفت سمجھے تو وہ حقیقی کافر نہیں ہے کیونکہ اس نے اپنے اس فعل کو حلال نہیں سمجھا بعض اوقات کوئی حاکم خوف یا عجز یا اس قسم کی وجوہات کی وجہ سے بھی شریعت کے خلاف فیصلہ کر دیتا ہے، (لہذا) اس صورت میں بھی اس پر کفر کا فتوی نہیں لگایا جائے گا)۔”

(التحذير من فتنة التكفير : ص ١٦)

◀️ اسی طرح ایک اور مقام پر ایک سوال کے جواب میں شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

“ سؤال: اذا ألزم الحاکم الناس بشریعة مخالفة للکتاب والسنة مع اعترافہ بأن الحق ما فی الکتاب والسنة لکنہ یری الزام الناس بھذا الشریعة شھوة
أو لاعتبارات أخری ’ ھل یکون بفعلہ ھذا کافر أم لابد أن ینظر فی اعتقادہ فی ھذہ المسألة ؟

جاب: أما فی ما یتعلق بالحکم بغیر ما أنزل

ٔ

فا

اللہ فھو کما فی کتابہ العزیز ینقسم الی ثلاثہ
أقسام : کفر وظلم وفسق علی حسب الا ٔسباب التی بنی علیھا ھذا الحکم‘

فھذا الرجل یحکم بغیر ما أنزل اللہ تبعا لھواہ مع علمہ بأن الحق فیما قضی اللہ بہ‘ فھذا لا یکفر لکنہ بین فاسق وظالم.

وأما ذا کان یشرع حکما عاما تمشی علیہ الا ٔمة یری أن ذلک من المصلحة وقد لبس علیہ فیہ فلا یکفر أیضـا‘ لا ٔن کثیـر مـن الحکـام عنـدھم جھـل بعلـم الشریعة ویتصل بمن لا یعرف الحکم الشرعی وھم یرونہ عالما کبیرا فیحصل بذلک مخالفة

واذا کان یعلم الشرع ولکنہ حکم بھذا أو شرع ھذا وجعلہ دستورا یمشی الناس علیہ نعتقد أنہ ظالم فی ذلک وللحق الذی جاء فی الکتاب والسنة أننا لا نستطیع أن نکفر ھذا

وانما نکفر من یری أن الحکم بغیر ما أنزل اللہ أولـی أن یکـون النـاس علیہ أو مثـل حکـم اللہ عزوجل فان ھذا کافر لا ٔنہ یکذب بقولہ تعالی ألیس اللہ بــأحکم الحــاکمین وقــولہ تعــالی أفحکــم الجاھلیة یبغون ومن أحسن من اللہ حکما لقوم یوقنون.“

“ سوال: اگر کوئی حاکم کتاب و سنت کے مخالف کسی قانون کو نافذ کرتاہے لیکن ساتھ ہی اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہے کہ حق وہی ہے جو قرآن وسنت میں ہے

اور اس قرآن وسنت کے مخالف قانون کو اپنی خواہش نفس یا کوئی اور وجوہات کی بناء پر نافذ کرتا ہے تو کیا اپنے اس فعل سے وہ کافر ہو جائے گا یا یہ لازم ہے کہ اس مسئلے میں اس پر کفر کا فتوی لگانے کے لیے اس کا عقیدہ دیکھا جانا چاہیے؟

جواب: اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرنے کی قرآن میں تین قسمیں یعنی کفر، ظلم اور فسق و فجور بیان کی گئی ہیں اور ان قسموں کا اطلاق اس حکم کے اسباب کے اعتبار سے بدلتا جاتا ہے۔

پس اگر کسی شخص نے اپنی خواہش نفس کے تحت ما انزل اللہ کے علاوہ سے فیصلہ کیا جبکہ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ کا فیصلہ حق ہے تو ایسے شخص کی تکفیر نہ ہوگی اور یہ ظالم اور فاسق کے مابین کسی رتبہ پر ہوگا

اور اگر کوئی حکمران اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مخالف کو تشریع عام یعنی عمومی قانون کے طور پر نافذ کرتا ہے تاکہ امت مسلمہ اس پر عمل کرے اور ایسا وہ اس لیے کرتا ہے کہ اسے (حالات کے مطابق) اس میں کوئی مصلحت دکھائی دیتی ہے حالانکہ اصل حقیقت اس سے پوشیدہ ہوتی ہے (یعنی اس میں کچھ جہالت پائی جاتی ہے) تو ایسے حکمران کی بھی تکفیر نہ ہوگی کیونکہ اکثر حکمرانوں کا معاملہ یہ ہے کہ وہ شرعی احکام سے ناواقف ہوتے ہیں اور انہیں ایسے جاہل مشیروں کا قرب حاصل ہوتا ہے جنہیں وہ بہت بڑا عالم سمجھ رہے ہوتے ہیں پس اس طرح وہ شریعت کی مخالفت کرتے ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی حکمران شریعت کو جاننے اور علم ہونے کے باوجود کسی وضعی قانون کے مطابق فیصلہ کر دیا یا اسے بطور قانون اور دستور نافذ کر دیا تاکہ لوگ اس پر عمل کریں تو ایسے حکمران کے بارے بھی ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ وہ اس مسئلے میں ظالم ہے اور وہ حق بات ہے جو قرآن وحدیث میں بیان ہوئی ہے کہ ہم اس حکمران کی بھی تکفیر نہیں کر

سکتے۔

ہم تو صرف اسی حکمران کی تکفیر کریں گے جو ما انزل اللہ کے غیر کے مطابق اس عقیدے کے ساتھ فیصلہ کرے کہ لوگوں کا ما انزل اللہ کے علاوہ پر چلنا اللہ کے حکم پر چلنے سے بہتر ہے یا وہ اللہ کے حکم کے برابر ہے ۔ ایسا حکمران بلاشبہ کافر ہے کیونکہ وہ اللہ تعالی کے قول ' **کیا اللہ تعالی سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے** ' اور ' **کیا وہ جاہلیت کے فیصلے چاہتے ہیں اور اللہ سے بہتر کس کا فیصلہ ہوسکتا ہے ' ایسی قوم کے لیے جو کہ یقین رکھتے ہیں**' کا انکار کرتا ہے۔"

(تحکیم قوانین کے متعلق اقوال سلف: ص ۳۱۔۳۲)

◄ شیخ محمد بن عبد الوہاب کے پڑپوتے شیخ عبد اللطیف بن عبد الرحمن آل الشیخ رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

" وانما يحرم اذا كان المستند الى الشريعة باطلة تخالف الكتاب والسنة كاحكام اليونان والفرنج والتتر وقوانينهم التى مصدرها آراؤهم واهواؤهم وكذلك البادية وعاداتهم الجارية. فمن استحل الحكم بهذا فى الدماء او غيرها فهو كافر قال تعالى : ومن لم يحكم بما انزل اللہ فاولئك هم الكفرون.

وهذہ الآية ذكر فيها بعض المفسرين : ان الكفر المراد هنا: كفر دون الكفر الاكبر لانهم فهموا انها تتناول من حكم بغير ما انزل اللہ وهو غير مستحل لكنهم لا ينازعون فى عمومها للمستحل وان كفرہ مخرج عن الملة."

" اگر کتاب و سنت کے مخالف باطل احکامات مثلاً یونانی' انگریزی اور تاتاری قوانین کے جن کا منبع و سر چشمہ اہل باطل کی خواہشات اور آراء ہوتی ہیں' کو شرعی مرجع بنا لیا جائے تو یہ صرف ایک حرام کام ہے۔ اسی طرح کا معاملہ قبائلی جرگوں اور ان کے رسوم و رواج کے مطابق فیصلوں کا بھی ہے یعنی وہ بھی ایک حرام فعل ہے۔ پس جس نے ان باطل قوانین

کے مطابق قتل و غارت اور دیگر مسائل میں فیصلے کرنے کو حلال سمجھا تو ایسا شخص کافر ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: جو شخص اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتا تو وہ کافر ہے ۔

بعض مفسرین نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں کفر سے مراد کفر اکبر سے چھوٹا کفر یعنی “کفر اصغر” ہے کیونکہ ان مفسرین کے فہم کے مطابق اس آیت میں ما انزل اللہ کے علاوہ کے مطابق فیصلے کرنے سے مراد اس فیصلے کو حلال نہ سمجھتے ہوئے کرنا ہے لیکن اہل علم کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جو حکمران اس فیصلے کو حلال سمجھتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔”

(منهاج التأسيس والتقديس فى كشف شبهات داؤد بن جرجيس: ص۷۰، دار الهداية)

◄مفسر قرآن شیخ عبد الرحمن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” فالحكم بغير ما أنزل الله من أعمال أهل الكفر وقد يكون كفر ينقل عن الملة وذلك اذا اعتقد حله وجوازه

وقد يكون كبيرة من كبائر الذنوب ومن أعمال الكفر قد استحق من فعله العذاب الشديد…فهو ظلم أكبر عند استحلاله وعظيمة كبيرة عند فعله غير مستحل له.”

”ما أنزل اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کرنا کفریہ فعل ہے اور بعض صورتوں میں یہ دائرہ اسلام سے اخراج کا باعث بھی بنتا ہے اور یہ اس صورت میں ہے جب کوئی شخص اپنے اس فعل کو حلال اور جائز سمجھتا ہو۔

اور بعض اوقات یہ فعل ایک کبیرہ گناہ اور کفریہ فعل ہوتا ہے جس کا فاعل شدید عذاب کا مستحق ہے…پس اگر اس شخص نے اپنے اس فعل کو حلال سمجھا تو یہ کفر اکبر ہے اور اگر اس فعل کو حلال نہ سمجھا تو اس وقت یہ ایک کبیرہ گناہ ہے۔”

(تفسیر سعدی: المائدة : ٤٥)

◄ شیخ عبد المحسن العباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سوال: ”هل استبدال الشريعة الاسلامية بالقوانين الوضعية كفر فى ذاته؟ ام يحتاج الى الاستحلال القلبى والاعتقاد بجواز ذلك؟ وهل هناك فرق فى الحكم مرة بغيرما انزل اللہ وجعل القوانين تشريعا عاما مع اعتقاد عدم جواز ذلك؟

الجواب: يبدو انہ لا فرق بين الحكم فى مسألة او عشرة او مئة او اقل او اكثر فما دام الانسان يعتبر نفسہ انہ مخطىء وانہ فعل امرا منكرا وانہ فعل معصية وانہ خائف من الذنب فهذا كفر دونكفر واما مع الاستحلال ولو كان فى مسألة واحدة وهو يستحل فيها الحكم بغير ما انزل اللہ ويعتبرذلك حلالا فانہ يكون كفرا اكبر.“

(شرح سنن ابى داؤد للشيخ عبد المحسن العباد جلد10، ص332، المكتبة الشاملة، الاصدار الثالث)

” **سوال:** کیا شریعت اسلامیہ کی جگہ وضعی قوانین کا نفاذ بنفسہ کفر ہے؟ یا اس کے کفر ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان دلی طور پر اس فعل کو حلال سمجھتا اور اس کے جواز کا عقیدہ رکھتا ہو؟ کیا ایک مرتبہ ما انزل اللہ کے غیر کے مطابق فیصلہ کرنے اور وضعی قوانین کو مستقل و عمومی قانون بنا لینے میں کوئی فرق ہے جبکہ قانون ساز اس قانون سازی کے جائز نہ ہونے کا بھی عقیدہ رکھتا ہو؟

جواب : یہ بات ظاہر ہے کہ کسی ایک مقدمہ یا دس یا سو یا اس سے زائد یا کم میں فیصلہ کرنے سے شرعی حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا جب تک انسان یہ سمجھتا ہو کہ وہ خطار کار ہے اور اس نے ایک برا اور نافرمانی کا کام کیا ہے اور اسے اپنے گناہ کا خوف بھی لاحق ہو تو یہ کفر اصغر ہے اور اگر وہ اپنے اس فعل کو حلال سمجھتا ہو، چاہے ایک مقدمہ میں ہی کیوں نہ ہو اور وہ اس مقدمہ میں ما انزل اللہ کے

غیر کے مطابق فیصلے کو حلال سمجھتا ہو تو یہ کفر اکبر ہو گا۔”

(شرح سنن أبی داؤد للشیخ عبد المحسن العباد جلد:10،ص 332، المکتبة الشاملة، الاصدار الثالث)

◄ شیخ عبد اللہ بن عبد العزیز جبرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”أن یضع تشریعا أو قانونا مخالفا لما جاء فی کتاب اللہ و سنة رسولہ و یحکم بہ معتقدا جواز الحکم بھذا القانون أو معتقدا ان ھذا القانون خیر من حکم اللہ أو مثلہ فھذا شرک مخرج من الملة.”

” یہ کہ حکمران کوئی ایسی قانون سازی کرے جو کتاب اللہ اور سنت رسول کے مخالف ہو اور وہ اس قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کو عقیدے کے اعتبار سے جائز سمجھتا ہو یا اس قانون کو اپنے عقیدے میں اللہ کے حکم سے بہتر خیال کرتا ہو یا اس کے برابر سمجھتا ہو تو یہ ایسا شرک ہے جو ملت اسلامیہ سے اخراج کا باعث ہے۔”

(تسھیل العقیدة الاسلامیة: ص ۲۴۲)

پس معاصر سلفی علماء کے نزدیک غیر اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلے کرنے والے حکمرانوں کا کفر دو قسم کا ہے: کفر حقیقی اور کفر عملی،

اگر تو حکمران غیر اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلے اس کو حلال، شریعت اسلامیہ سے بہتر، اس کے برابر اور جائز سمجھتے ہوئے کر رہے ہیں تو یہ کفر اعتقادی ہے ورنہ کفر عملی ہے۔

◄ اب اگر اس موقف کے قائل محترم مبشر احمد ربانی صاحب گمراہی پر ہیں یا مرجئہ ہیں تو ان کے ہم فہم و ہم مسلک سلف صالحین جو کہ مندرجہ ذیل ہیں، وہ بھی گمراہ و مرجئہ ہیں؟

اس تقسیم کے قائلین:

عبد اللہ بن عباس

امام احمد بن حنبل

امام محمد بن نصر مروزی

امام ابن جریر طبری

امام ابن بطہ

امام ابن عبد البر

امام سمعانی

امام ابن جوزی

امام ابن العربی

امام قرطبی

امام ابن تیمیہ

امام ابن قیم

امام ابن کثیر

امام شاطبی

امام ابن أبی العز الحنفی

امام ابن حجر عسقلانی

شیخ عبد للطیف بن عبد الرحمن آل الشیخ

شیخ عبد الرحمن بن ناصر السعدی

علامہ صدیق حسن خان

علامہ محمد أمین شنقیطی رحمہم اللہ أجمعین

شیخ عبد المحسن العباد

پاکستان کے مفسر قران شیخ عبد السلام الرستمی رحمہ اللہ

شیخ حافظ عبد السلام بن محمد بھٹوی حفظہ اللہ جیسے جید علماء کرام بھی شامل ہیں

اب یا تو یہ سب گمراہ ہیں یا پھر اہل السنہ والجماعہ پر "**تحکیم بغیر ما انزل اللہ**" کے مسئلہ میں گمراہی اور ارجاء کا الزام لگانے والے خود سے خارجیت کے دھبہ کو چھپانے کی معصومانہ کوشش کرتے پھر رہے ہیں؟؟؟